اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دار الامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۱۸ | ۱۸ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش | ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۹ ھ | ۱۸ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

343

کوئی باغیرت احمدی غیر مبایعین کی سخت کلامی سُننا گوارا نہیں کر سکتا

۱۲ دسمبر کا پرچہ "پیغام صلح" جلسہ نمبر کے نام سے شائع کیا گیا ہے جس میں حسب معمول جماعت احمدیہ کے خلاف بے حد زہر اگلا گیا ہے۔ اس کے چند فقرات بطور مثال ملاحظہ ہوں:-

غیر مبایعین جماعت احمدیہ کو جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا اظہار ذیل کے الفاظ میں کیا گیا ہے:

"پیر پرستی کی لعنت عقل و فکر پر ایسا ہاتھ صاف کر دیتی ہے۔ کہ آنکھ رکھتے ہوئے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور دل و دماغ رکھتے ہوئے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔" صـ۲۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"حضرت اقدس کے اس کشف کو واقعات کی روشنی میں پڑھو۔ عورتوں یعنی جماعت کے کمزور لوگوں نے کس طرح حضرت اقدس کے مقاصد پر تاریکی ڈال دی۔ عورتوں کی تمثیل سے یہ بتلانا مقصود ہے۔ کہ جس طرح بمقابلہ مرد کے عورت کے جذبات جلد مشتعل ہو جاتے اور وہ ان کا شکار ہو کر اصول و عقل کی بات کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جماعت احمدیہ کے فریق ہوئے۔ تو اس وقت بھی قادیان کی طرف اس گروہ کی کثرت تھی۔ جس کا دماغ بوجہ شدت جذبات مختل ہو چکا تھا۔" صـ۲۸

قادیان جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے۔ غیر مبایعین کے نزدیک اب حسب ذیل الفاظ کا مصداق ہے:-

"قادیان میں" اب کیا ہو رہا ہے تکفیر اہل قبلہ۔ جو شخص خلافت محمودیہ اور اس کے مسلمات پر ایمان نہ لائے۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے کوئی مسلمان اور حقیقی احمدی بھی وہاں محفوظ نہیں۔ جب تک وہ خلافت محمودیہ کی سیادت اور حکومت کی متابعت اختیار نہ کرے اور بعض پر تو عرصۂ حیات بھی تنگ ہو رہا ہے۔ اور بعض احمدی قتل ہو چکے ہیں۔ پھر دم

جس کو ہو جان و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں؟

مندرجہ بالا قباحتوں کے علاوہ اب قادیان میں بہت سی بدعتوں کا دور دورہ ہے اس ظلی حج (جلسۂ قادیان) کا جو فائدہ اب تک نظر آ رہا ہے۔ وہ یہ تو ضرور ہے۔ کہ قادیان میں ریاست قائم کی جا رہی ہے اور سندھ میں زمینیں لی جا رہی ہیں۔ لنڈن اور پیرس کی سیر ہو چکی ہے۔ اور سنیما ؤں کے لطف اٹھائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس جلسۂ قادیان پر بدعتوں کے شیدائی ہی جا سکتے ہیں"

"اب قادیان میں سوائے مندرجہ بالا قباحتوں اور بدعتوں کے زیادہ زلاف زمینوں پر گزارہ ہے بھلا کوئی عقلمند احمدی وہاں جا کر کیا کرے گا۔ ہاں اگر پیر پرستی غلاظت پرستی مقصود ہو۔ تو بات اور ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:-

حضرت صاحبؑ کو اس امر پر خدا تعالٰے نے آگاہ کر دیا تھا۔ کہ جماعت کی کثرت نیز آپ کا مقام قادیان اور آپ کا خاندان مقاصد عالیہ کے حامل نہ رہیں گے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق ایک کشف سے غلط استدلال کر کے لکھا ہے

"اب یہ امر واقعہ احباب سے مخفی نہیں کہ جناب میاں صاحب نے خلافت کے لئے کیا کیا زنانہ چالیں چلیں۔ میاں محمود احمد کے ساتھ انگریز کا ہونا اس امر پر دلالت کر رہا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے مقاصد دینیہ کے بجائے جناب میاں صاحب کے پیش نظر سیاست کے اغراض ہونگے۔ اور یہ امر دُنیا پر روشن ہے۔ کہ جناب میاں صاحب نے اپنی ریاست قائم کرنے کے لئے کس کس قسم کی سیاست دانی سے کام لیا۔ جو شخص جناب میاں صاحب کی اس جد وجہد سے واقف ہے۔ جو آپ نے حصولِ خلافت کے لئے کی۔ یا اس کے بعد حصول ریاست کی خاطر اس کا دل حضرت اقدس کے اس کشف کی صداقت پر گواہی دے گا" (صـ۲۸)

یہ ۳۲ صفحات کے اخبار سے چند اقتباس پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی ذات والا صفات کے متعلق پھر خدا کے قائم کردہ مرکز احمدیت قادیان کے متعلق اور پھر تمام جماعت احمدیہ کے متعلق کس قدر دل آزار طرز کلام اختیار کیا گیا ہے۔ اور یہ وہ پرچہ ہے جس میں دوسروں کے علاوہ خود مولوی محمد علی صاحب نے "احباب قادیان کو دعوت" دی ہے۔ کہ ان کے جلسہ میں آ کر ان کی تقریریں سنیں جب "دعوۃ نامہ" میں اس قدر خوش کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ تو عین دعوت میں جو کچھ کیا جائیگا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ دراصل غیر مبایعین کے پاس سوائے بدزبانی اور بدگوئی کے کچھ نہیں۔ اور وہ بڑی بے باکی سے ہر موقعہ پر اس کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ اور خاصکر سالانہ جلسہ پر اپنا سارا زور صرف کر دیتے ہیں۔ پھر کون ایسا بے غیرت احمدی ہو سکتا ہے۔ جو اپنا وقت خرچ کر کے اور اپنا مال صرف کر کے ان کے ہاں اس لئے جائے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرکز احمدیت قادیان۔ اور صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی سُنے۔ نیز اپنے آپ کو ذلیل کرائے۔ ابھی چند ہی روز ہوئے۔ ضلع لائل پور کے بعض معزز احمدیوں کے ساتھ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ؍ فتح ۱۳۱۹ ھش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ نزلہ اور حرارت کے ناساز ہے۔ اور نقاہت بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو تاحال ضعف اور چکر دل کی شکایت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی آج لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

آج صبح میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی نے اپنی لڑکی کی تقریب رخصتانہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ مہمانوں کی چائے۔ مٹھائی اور پھلوں سے تواضع کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے دعا فرمائی۔

کل خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بنگال کی لڑکی تائبہ خاتون کا نکاح حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے شمس الدین صاحب حفیظ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ آج اس کی تقریب رخصتانہ عمل میں لائی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کر کے مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ آخر میں دعا کی گئی۔

اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام دستگیر صاحب چک ۱۴۵ جہانیاں ضلع ملتان ۱۴ ؍ دسمبر اپنے وطن میں فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی جائے۔

حکیم محمد عمر صاحب نے جو پرانے احمدی ہیں۔ آنکھ کا اپریشن کرایا تھا۔ جو خراب ہوگیا اور آنکھ میں پیپ پڑ گئی۔ گو زخم رو بصحت ہے۔ مگر ابھی تکلیف کافی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ گاہ کے انتظام کیلئے والنٹیرز کی ضرورت

جلسہ گاہ کے انتظام کے لئے جو مستعد اور مخلص دوست اپنے آپ کو پیش کر سکیں وہ اپنے نام جلد سے جلد ناظر دعوۃ وتبلیغ کو بھیجدیں۔ اور جلسہ شروع ہونے سے پہلے دفتر ناظر دعوت وتبلیغ میں آکر بلّے اور ضروری ہدایات حاصل کرلیں۔ ناظر دعوت وتبلیغ

خدام الاحمدیہ کا عہد

خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر رکنیت کے ساتھ یہ عہد کرتا ہے۔ کہ "میں اقرار کرتا ہوں۔ اور قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال۔ اور عزت کی پروا نہیں کروں گا"

اس عہد پر قائم رہنا ہر مخلص اور مومن احمدی کا فرض ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی جانوں کو اس عارضی۔ فانی اور چند روزہ زندگی میں آرام دینے کی خاطر۔ اسلام اور احمدیت کے مفاد کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہم اپنے عہد کو توڑنے والے کہلائیں گے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہم اپنے اس مقدس اور باعظمت عہد کی حفاظت کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ محاسبہ ہمیں اپنے کام میں مدد دے گا۔ اور ہم زیادہ عمدگی کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ہدایت پر عمل کر سکیں گے۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

تفسیر القرآن کی قیمت کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

تفسیر القرآن کے متعلق گزشتہ دنوں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے ۱۲ ؍ دسمبر تک دفتر تحریک جدید میں اطلاع پہنچ جائے گی۔ ان سے کتاب کی قیمت ۵/۔ ہی لی جائیگی اور اس کے بعد کی تاریخوں میں اطلاع دینے والوں سے چھ روپے فی نسخہ لی جائے گی کیونکہ تفسیر القرآن کا حجم پہلے اندازہ سے بہت بڑھ گیا ہے۔

اس پر بعض دوستوں کی طرف سے ۱۲ ؍ دسمبر سے پہلے کی لکھی ہوئی چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ چونکہ ان کی چٹھی ۱۲ ؍ دسمبر سے پہلے کی لکھی گئی ہے۔ اس لئے رعائتی نرخ پر تفسیر القرآن مہیا کیا جائے۔ اور اس کا انہوں نے ثبوت بھی پیش کیا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ تفسیر القرآن کی اصلی قیمت تو اب ۶/۔ روپے ہی ہے۔ اور اس کے حجم کے لحاظ اور کاغذ کی گرانی اور جلد کے شاندار ہونے کی وجہ سے یہی قیمت نہایت موزون بلکہ ابھی کم ہی ہے۔ لیکن چونکہ احباب جماعت کے ساتھ قبل ازیں وعدہ ہو چکا تھا۔ کہ پیشگی رقم ارسال کرنے والوں سے یا پہلے اطلاع دینے والوں سے قیمت بحساب فی نسخہ پانچ روپے لی جائے گی۔ اس لئے ایفاء عہد کے واسطے یہ رعایت ۱۲۔ دسمبر سے قبل اطلاع خریداری دفتر میں پہنچا دینے والوں کو بہرحال دی جائے گی۔ مگر تفسیر القرآن کے حجم کے زائد ہو جانے کے باعث اب اصل قیمت چھ روپے ہے۔ امید ہے۔ کہ اس امر کی وضاحت کے بعد اب احباب کی طرف سے یہ تقاضہ نہ ہوگا۔

جن دوستوں کی طرف سے ابھی تک کتاب ریزرو کرانے کی اطلاع نہیں ملی۔ ان کو جلدی کرنی چاہئے۔ کیونکہ جس قدر تعداد میں یہ تفسیر اس مرتبہ شائع کی جا رہی ہے۔ وہ اس کی ضرورت کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ اور خطرہ ہے کہ دیر کرنے والے احباب کو اس بے بہا تفسیر سے محروم ہی نہ رہنا پڑے۔

غربا ومساکین کے لئے پارچات کی ضرورت

ذی ثروت واستطاعت احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر غربا ومساکین کے لئے مستعمل اور نئے کپڑے لایا کرتے ہیں۔ امید ہے۔ امسال اس کار خیر میں بھی حصہ لینے والوں میں بلحاظ تعداد اور مقدار عطایا اضافہ ہوگا۔ پرائیویٹ سکرٹری

بہائی تحریک پر تبصرہ

میں نے ایک کتاب بہائیت کی تردید میں شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ الحمدللہ کہ یہ کتاب چھپ رہی ہے۔ انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے گی۔ اس میں دس فصلیں ہیں۔ جن میں بانی اور بہائی تحریک کی تاریخ۔ نسخ قرآن کے متعلق بہائیوں کی سازش۔ البیان کے احکام کا خلاصہ۔ بہائی شریعت کا اصل نسخہ معہ اردو ترجمہ بہائی اور اسلامی شریعت میں موازنہ۔ قرآن مجید کے غیر منسوخ ہونے پر پچیس دلائل۔ بہاء اللہ کا دعویٔ الوہیت۔ بہائی تحریک اور سلسلہ احمدیہ وغیرہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ صرف پانچ سو نسخہ طبع کرایا جارہا ہے۔ اڑھائی سو بڑے صفحات کا اندازہ ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کیلئے اعلان

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب جو تیسرے درجہ کا ٹکٹ خریدیں۔ اور ان کا سامان اگر پچیس سیر فی کس سے زیادہ ہو تو بک کرالیں۔ تاکہ دوران سفر میں یا قادیان پہنچنے پر ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

ناظر ضیافت

نامۂ لنڈن

لنڈن پر فضائی حملے

تقریباً دو ماہ سے جرمن ہوائی جہاز لنڈن اور اس کے مضافات پر اندھا دھند بمباری کر رہے ہیں۔ بعض دنوں میں چھ چھ سات سات دفعہ حملہ کرتے ہیں۔ رات کو شام سے لے کر صبح تک حملہ جاری رہتا ہے۔ اور طیارہ شکن توپیں ان پر فائر کرتی رہتی ہیں۔ ہزارہا نفوس ان کی اس اندھا دھند بمباری کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور ہزاروں گھر مٹی کا ڈھیر ہو کر رہ گئے ہیں۔ لنڈن کی بعض فلک بوس عمارات کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور بعض بڑے بڑے گرجے اور ہسپتال پیوند خاک ہو گئے ہیں۔ شام ہوتے ہی سائرن بجنے پر اکثر لوگ اپنے اپنے شیلٹروں میں پناہ گزین ہو جاتے ہیں۔ اور زمین دوز ریلوے کے پلیٹ فارموں اور سٹیشنوں پر رات بسر کرنے کے لئے جگہ حاصل کرنے کے واسطے بوڑھے مرد عورتیں بچے چار بجے شام سے ہی وہاں پہونچنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور رات کو وہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں رہتی لیکن وہ کس قدر تکلیف دہ اور المناک منظر ہوتا ہے۔ جب ساری رات کی بے خوابی سے تھکے ماندہ مرد اور عورتیں اپنے بچوں کو لئے صبح کو اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اور بموں کے گرنے کا علم ہونے کی وجہ سے ہر ایک کا دل بزبان حال کہہ رہا ہوتا ہے ؎

گرا تھا شب کو جس پر بم وہ میرا آشیاں کیوں ہو

لیکن جب مشاہدہ ان کے اس ڈر کو صورت واقعہ سے بدل دیتا ہے۔ اور وہ اپنے آشیانہ کو پیوند خاک دیکھتے ہیں۔ تو اسوقت ان کے قلب میں سرور و حزن کے دو مختلف جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ بمباری کے وقت اپنے گھر سے باہر ہونے کی وجہ سے اپنی سلامتی پر خوش ہوتے ہیں اور یہ خیال کر کے کہ ان کا گھر مع اثاث البیت کھنڈر بن گیا اور اب رات دن ان کو یکساں حالت میں بسر کرنا ہوگا۔ مغموم ہوتے ہیں۔

میں ان دردناک اور دل ہلا دینے والے حادثات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ کس طرح معصوم بچوں اور بوڑھے مرد اور عورتوں اور ہسپتال کے مریضوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں۔ کیونکہ ایسے بہت سے واقعات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جرمنی حملہ آوروں نے ملٹری مقامات کی بجائے عام شہریوں پر بمباری کر کے نہایت درجہ قساوت قلبی کا ثبوت دیا ہے لیکن باوجود اس اندھا دھند بمباری کے جو جرمنی ہوا بازوں نے شبا و روز کی۔ اہل لنڈن نے استقلال اور ہمت کے ساتھ اسکو برداشت کیا ہے اور اپنی فتح کے مدعا و مقصد کے پیش نظر اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔

عام شیلٹروں کا فائدہ

بمباری کے وقت شیلٹروں میں جانا بہت حد تک مفید ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے آپ کو وہاں بالکل محفوظ کر لیتا ہے۔ کتنے شیلٹر ہیں جن پر بم گرنے سے اموات ہو چکی ہیں۔ شیلٹر کا صرف اتنا فائدہ ہے۔ کہ اس پر بم گرنے کے اتفاقات کم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ تھوڑی جگہ میں ہوتا ہے۔ اور مکان میں رہنے سے نقصان پہنچنے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ بم مکان سے چالیس گز یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر پڑتا ہے۔ تو مکان کی کھڑکیوں کے شیشے ریزہ ریزہ ہو کر گر جاتے ہیں۔ جن سے زخم لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یا مکان کو ایسا دھکا لگتا ہے۔ کہ وہ گر جاتا ہے۔ اس لئے اس فضائی حملات کی جنگ میں حقیقی پناہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا

لنڈن اور اس کے مضافات پر فضائی حملوں کے شروع ہونے پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک الہامی دعا تمام ممبروں کو بذریعہ خطوط بھیجدی تھی۔ کہ وہ اسے کثرت سے پڑھا کریں۔ جو یہ ہے۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی یعنی اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خدمتگذار ہے پس اے میرے رب مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ "میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں۔ کہ جو اسے پڑھے گا۔ ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"۔ نیز فرمایا۔ یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے۔

فضائی حملے اور احمدی

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اکثر احمدی جنگ کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں بعض اے آر۔ پی کے محکمہ میں بعض فیکٹریوں میں کام کر رہے بعض کے مکانوں کے بہت قریب بم پڑے لیکن وہ بفضل خدا محفوظ رہے۔ مسٹر عثمان سٹن پولیس سٹیشن میں اپنی ڈیوٹی پر تھے۔ کہ ایک بم ان کے قریب آکر گرا چار پانچ پولیس مین مر گئے ان سے دو فٹ کے فاصلہ پر جو کھڑا تھا وہ بھی مر گیا۔ انہیں بھی اس زور کا جھٹکا لگا کہ انہوں نے اسوقت اپنے متعلق خیال کیا۔ کہ وہ بھی مر گئے ہیں۔ لیکن محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ کہ انہیں کوئی چوٹ تک نہ آئی ہمارے علاقہ میں بہت سے بم گرے ہیں۔ اور جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوا ہے۔ ایک بم مسجد سے چالیس گز کے فاصلہ پر ایک مکان کے صحن اور سڑک کے درمیان گرا جس سے تین مکان گر گئے۔ بیسیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ لیکن مسجد اللہ تعالےٰ کے فضل سے محفوظ رہی اور اسکی کھڑکیوں کے شیشے بھی محفوظ رہے۔ لیکن مکان جو وہاں سے سو گز سے زیادہ فاصلہ پر تھا۔ اسے معمولی سا نقصان پہنچا۔ دو شیشے ٹوٹ گئے اور ایک چمنی کو نقصان ہوا۔ جو بعد میں گرا دی گئی۔ جس وقت یہ بم گرا اسوقت میں شیلٹر میں نہیں گیا تھا۔ بلکہ مکان میں ہی تھا۔ بم گرتے دیکھ کر جلدی سے تہ خانہ میں چلا گیا اور مکان کو ایسا جھٹکا لگا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا گرا چاہتا ہے۔ پھر ایک رات دو بجے کے قریب تقریباً پانچسو گز کے فاصلہ پر ایک بڑے دھماکہ والا بم پھٹا۔ جس سے سینکڑوں کھڑکیوں اور دروازوں کو نقصان پہنچا۔ اور کئی مکانوں کو ناقابل رہائش بنا دیا۔ اس سے ہمارے مکان کے بڑے دروازے کو ایسا دھکا لگا۔ کہ اندر سے لوہے کا قفل ٹوٹ گیا۔ اور اسی طرف کی دو کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اس کے بعد بھی ہمارے علاقہ میں بہت سے بم گرائے گئے ہیں۔ تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام ممبروں کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔

ٹائمز آف لنڈن میں مسجد کا ذکر

برطانیہ کی کامیابی کے لئے مئی اور ستمبر کی معینہ تاریخوں کو بھی دعا مانگی گئی تھی۔ جس کا ٹائمز آف لنڈن نے خاص طور پر ذکر کیا۔ پہلی دفعہ سپیشل آرٹیکل میں دوسروں کے ساتھ ہماری مسجد کا بھی ذکر کیا اور دوسری دفعہ خبروں میں جلی عنوان دے کر خبر شائع کی۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی وصیت

اخبار الفضل اور سن رائز سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کے متعلق علم ہوا۔ جو دوست اتوار کے روز آئے انہیں سنائی گئی۔ دعا اور صدقہ کے لئے تحریک کی گئی۔ جب تحریک کی تو مسٹر عثمان سٹن اسی روز اپنی طرف سے اور اپنے لڑکے منیر حمد سٹن کی طرف سے چھ شلنگ دے گئے۔ نیز کہا کہ جب کوئی ایسی مالی بات ہو تو مجھے ضرور بتایا کریں۔ عزیزم سید ممتاز احمد صاحب نے دو پونڈ دیئے ان کے علاوہ مسٹر خالد ڈکنسن اور ڈاکٹر عبدالخالق خان صاحب نیازی پسر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری اور مسٹر حسن نوریہ از موریشس۔ میر عبدالسلام صاحب اور عبدالعزیز اور خاکسار نے حصہ لیا۔ جو دوست حاضر نہ تھے۔ یا ٹیلیفون پر نہ تھے۔ انہیں اطلاع نہ دی جا سکی۔ ساڑھے چار پونڈ کی رقم صدقہ کے لئے جمع ہوئی۔ جس کے متعلق ناظر صاحب تبلیغ کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اس رقم کے بکرے خرید کر جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے بطور صدقہ ذبح کر دیئے جائیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی درازئ عمر کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس نشان رحمت کے سایہ کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے تا ان ترقیات کا جو حضور کی ذات سے وابستہ ہیں۔ وقت جلد آئے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی طیار کی آمد

میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کے صاحبزادہ میاں محمد لطیف صاحب اکتوبر کو بخیر و عافیت لندن پہونچے ایک غیر احمدی نوجوان جو لندن جیسے شہر میں آتا ہے۔ نہ معلوم اس کے قلب میں کیا کیا خواہشات پیدا ہوتی ہوں گی۔ اور کن بڑے بڑے مقامات یا تھیٹروں اور سینماؤں کے دیکھنے کی امنگ دل میں دیکھنے کی گد گدی پیدا کرتی ہو گی۔ لیکن ایک احمدی نوجوان کی نظر لنڈن کی عالیشان عمارتوں۔ تھیٹروں اور سینماؤں کے بوقلمونی محلات کو نظر انداز کرتی ہوئی مسجد لنڈن ۶۳ میلروز پر آ ٹھہرتی ہے۔ تا وہ اس مسجد میں آ کر جو اس ظلمت کدہ میں ایک غریب جماعت نے کوشش کر کے بنائی خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لائے۔ اور نماز ادا کرے۔ چنانچہ یہی پاکیزہ خواہش تھی۔ جس نے ہمارے نوجوان میاں محمد لطیف صاحب کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنی قیامگاہ سے جو تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ دوسرے روز ہی ہوائی حملوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائیں۔ اتفاقاً اس روز ونڈز ورتھ سپیشفائر کمیٹی کی میٹنگ تھی۔ اور میں اس کا ممبر ہونے کی وجہ سے میٹنگ میں گیا ہوا تھا۔ اور انہیں وقت پر اپنی قیامگاہ پر واپس پہونچنا تھا۔ اس لئے وہ واپس چلے گئے۔ میں نے انہیں خط لکھا۔ لیکن وہ تیسرے روز خط پہنچنے سے پیشتر ہی دوبارہ تشریف لے آئے۔ بازو پر انہیں ایک پھنسی نکلی ہوئی تھی۔ لیکن کہنے لگے میں نے کسی کو بتایا نہیں۔ ورنہ وہ مجھے آنے نہ دیتے۔ پھر بعض احمدی بھائیوں سے ملے اور خوش ہوئے احمدی نوجوانوں کی ایسی خواہشات اس پاکیزہ روح کی علامت ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ جماعت کے نوجوانوں میں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالے ہمارے اس نوجوان طیار کو ترقیات عطا فرمائے۔ اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

برائٹن کے ایک احمدی کیلئے درخواست دعا

دو روز ہوئے ہمارے ایک انگریز احمدی دوست مسٹر بدرالدین صاحب بانڈ کا جو برائٹن میں رہتے ہیں ہسپتال سے لکھا ہوا خط ملا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک شب وہ ہوائی حملہ کے وقت جا رہے تھے۔ کہ موٹر سے ان کی ٹکر لگ گئی۔ اور سر اور دائیں ہاتھ کے علاوہ تقریباً سارے جسم پر چوٹیں آئیں۔ کئی دن سے وہ ہسپتال میں ہیں۔ احباب سے ان کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نئے احمدی

مسٹر ٹی۔ آر خورشا سلسلہ میں داخل ہوئے رائل ایئر فورس میں ہیں۔ فرانس کی جنگ میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔ گذشتہ سال وہ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ اور دوسری کتابیں لے گئے تھے۔ جہاز میں پرواز کرتے ہوئے دشمن کی مشین گن سے زخمی بھی ہوئے اور ایک ماہ تک ہسپتال میں رہے۔ جب وہاں سے نکلے تو مسجد آئے۔ احباب سے انکی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے

سکاٹ لینڈ سے مس وائٹ ہال کا خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں نے مرسلہ کتب (احمدیت حقیقی اسلام۔ اور تحفہ شہزادہ ویلز) کا بغور مطالعہ کیا۔ اور میں کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ اسلام قبول نہ کروں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت فارم پر کر کے بھیجا ہے۔ مس وائٹ ہال ایک یونیورسٹی کی طالب علم ہیں۔ اللہ تعالے انہیں استقامت اور علم دین عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس

کیا ہندوستان کو جنگ میں حکومت برطانیہ کا ساتھ دینا چاہیئے

مرکزی اسمبلی میں سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

ایک گذشتہ پرچہ میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی اس تقریر کا جو انہوں نے ۱۸ نومبر کو اسمبلی میں کی وہ حصہ درج کیا گیا تھا جس میں انہوں نے روحانی لحاظ سے موجودہ جنگ کے بواعث اور اس سے نجات پانے کے طریق کا ذکر فرمایا ہے۔ اب بعض اصحاب کرام کی خواہش پر بقیہ تقریر بھی شائع کی جاتی ہے۔ جس میں موجودہ جنگ میں حکومت برطانیہ سے اہل ہند کے تعاون پر بحث کی گئی ہے۔

اب میں ایوان کی اجازت سے اس مسئلہ پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس مباحثہ کا اصل موضوع رہا ہے۔ یعنی یہ سوال کہ مساعی جنگ کے ساتھ تعاون کیا جائے یا عدم تعاون؟ مباحثہ کا دائرہ نہایت وسیع تھا۔ اور اس سلسلے میں اسقدر مسائل پر اظہار خیال کیا گیا ہے کہ مباحثہ کے دوران میں اصلی دلائل کو برابر سامنے رکھنا مشکل ہو گیا۔ بعض موقعوں پر متضاد دلائل بھی سننے میں آئے۔ جیسا کہ اس قسم کے مباحثوں میں اکثر ہوتا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا مشکل ہے جس میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مناسب انصاف کیا جا سکے۔ اور ساتھ ہی بحث میں تسلسل قائم رکھا جا سکے۔ بہر کیف میں اس مسئلے کے پس منظر پر ایسے طریقہ سے روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا جس سے میں امید کرتا ہوں کسی کو اختلاف نہ ہو گا یا بہت کم ہو گا۔

متفقہ امور

جناب والا میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ ہم سب اس پر متفق ہیں۔ کہ ہمیں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور میں یہ بھی کہہ دوں کہ میں اس نتیجہ پر ایوان کے مختلف حصوں کے مقرروں کی تقریریں کو سن کر پہونچا ہوں۔ وہ چیزیں کیا ہیں۔

آزادی

ہم سب آزادی کے مسئلہ پر متفق ہیں۔ یعنی اس مسئلہ پر کہ ہر قوم کو اپنے معاملات کی اپنے خیال کے مطابق بہترین اصلاح کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ بشرطیکہ وہ دوسری قوموں کی اسی قسم کے کاموں کی آزادی میں خلل انداز نہ ہو۔ اس کے علاوہ قوموں کو ایک دوسرے کے ناجائز دباؤ سے بھی آزاد ہونا چاہیئے مختصراً یہ کہ ہر قوم اپنے فوائد پر جو اسے قدرت نے عطا کئے ہوں قانع اور انہیں بہترین ترقی دینے میں مصروف رہے۔ اور ان سے فوائد کو غصب کرنے کی آرزو نہ کرے۔ جو قدرت نے دوسری قوموں کو بخشے ہیں۔

معاہدات کا احترام

دوسرے ہم اس امر پر متفق ہیں۔ کہ معاہدوں وعدوں۔ اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام کیا جائے۔

جمہوریت

تیسرے ہم اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے زیادہ پسندیدہ نظام حکومت وہ ہے جس کے ماتحت ملک کا انتظام آبادی کے مختلف طبقوں کی خواہشات کے مطابق ہو سکے۔ جو آزادی کے ساتھ ظاہر اور انصاف پسندی کے ساتھ معلوم کی جائیں۔ یعنی وہ جمہوری نظام جس میں حکومت کا مقصد خدمت خلق قرار دیا گیا ہے۔ نہ کہ اپنی پرستش۔

انصاف

چوتھے انسان انسان کے درمیان انصاف یعنی قانون کی حکومت جس میں انفرادی آزادی محفوظ ہو۔ قانون کی نظر میں تمام شہریوں کی حیثیت مساوی ہو۔ اور خاندان۔ ذات پات یا نسل اور رنگ کی بنا پر لوگوں کے ساتھ مراعات نہ ہوں۔

جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ معجون عدد۔ معجون کچلہ برشعثا۔ زد جام عشق۔ دوائی لیکوریا۔ دوائی کثرت طمث۔ نمک سلیمانی۔ سفوف صحت وغیرہ ادویہ جو خالص اور اعلیٰ اجزاء سے تیار کی گئی ہیں۔ ہم سے طلب فرمادیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

45

کمزور کی امداد

پانچویں یہ کہ طاقتور لوگ کمزوروں سے ناجائز فائدے نہ حاصل کریں بلکہ ان کی امداد کریں یعنی جن لوگوں کے پاس زیادہ ہے ان سے مناسب حصہ لے کر ان لوگوں کو دیا جائے جن کے پاس کم یا بالکل نہیں ہے۔

امن عالم کے لئے وفاق

چھٹے سلطنتوں کے وفاق کا نصب العین جس میں تمام سلطنتیں آزاد ہوں اور مساوات کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کریں تاکہ جنگ دنیا سے مفقود ہو جائے اور بین الاقوامی جھگڑوں کو آپس میں نبٹایا جا سکے۔ اور اس طرح دنیا میں امن قائم ہو۔ اور نوع انسانی زیادہ سے زیادہ مدت تک انسانی تکالیف کو کم کرنے۔ انسانی مسرتوں کو بڑھانے۔ انسان کی ذہنی صلاحیتوں اور سائنس کے وسائل کو (جو آج کل نوع انسانی کی تباہی کے لئے وقف کر دیئے گئے ہیں) ترقی دینے کی طرف آزادی کے ساتھ پوری توجہ کر سکے۔

اگرچہ یہ ہمارے معاشرتی اور سیاسی مقاصد کی مکمل فہرست نہیں ہے۔ مگر یہ وہ امور ہیں جن کا اس مباحثہ میں ذکر کیا گیا ہے اور جو زیر بحث مسئلہ کے لئے کافی ہیں۔

جناب والا۔ اب اگر ہم سب ان امور پر متفق ہیں تو ہمارے لئے اس امر کا اقرار کرنا ضروری ہے۔ کہ اس جنگ میں ہماری پوری پوری ہمدردیاں جمہوریتوں کے ساتھ ہیں۔

مسٹر ایس۔ ستیہ مورتی۔ اقرار کیوں؟

مسٹر گاندھی کے خیالات

آنریبل سر ظفر اللہ خان اس لئے کہ بعض حلقوں کو اس کا اقرار کرنے میں تامل ہے۔

کیونکہ آمریت پسند حکومتوں کی کامیابی اور جمہوریتوں کی شکست کی صورت میں ہمارے تمام اعلیٰ اور پاکیزہ نصب العین تباہ ہو جائیں گے۔

اس ہمدردی کا مؤثر اظہار اس ملک کی مختلف جماعتوں کے رہنما کر چکے ہیں مسٹر گاندھی کہہ چکے ہیں کہ ان کی ہمدردیاں انسانی ہمدردی کے زاویہ نگاہ کی بنا پر برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہیں۔

میری خواہش ہے کہ ہٹلر اب بھی تمام ہوشمند آدمیوں کی (جن میں جرمن بھی شامل ہیں) اپیل اور نصیحت کو مان لے۔ لیکن غالباً ہٹلر کسی خدا کو نہیں مانتا۔ وہ صرف وحشیانہ قوت کو مانتا ہے اور جیسا کہ مسٹر چیمبرلین کہہ چکے ہیں وہ صرف وحشیانہ قوت ہی کے آگے سر تسلیم خم کرے گا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جنگ کا ذمہ دار ہٹلر ہے۔

مسٹر ستیہ مورتی نہیں نہیں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ مسٹر گاندھی کے الفاظ ہیں۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ کانگریسی حلقوں میں مسٹر گاندھی سے اختلاف اس حد تک بڑھ گیا ہے۔

"اگر ہٹلر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گیا تو اس کی کامیابی اس بات کا ثبوت نہیں ہوگی کہ وہ حق بجانب تھا اس سے صرف یہ ثابت ہوگا کہ انسانی معاملات میں جنگل کے قانون کو اب تک بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

اس سے یہی ثابت ہوگا کہ اگرچہ ہم انسانوں نے شکل بدل لی ہے۔ لیکن حیوانوں کے عادات نہیں بدلے۔ میری تمام تر ہمدردیاں اتحادیوں کے ساتھ ہیں۔ یہ جنگ مغرب کی پیدا کی ہوئی جمہوریت اور اس آمریت کے درمیان ہے جس کا مظہر ہر ہٹلر ہے ہٹلر آخر میں کچھ ہی کیوں نہ ثابت ہو مگر ہٹلریت کا مطلب ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب عریاں اور بے رحمانہ تشدد ہے جسے ایک سائنس بنا دیا گیا ہے اور جس پر سائنس ہی کی قطعیت کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے۔ برطانیہ کی شکست ایک مصیبت ہوگی۔ اگر اتحادیوں کو شکست ہو گئی۔ تو ہندوستان میں افراتفری اور بد امنی پیدا ہو جائے گی جس سے طویل مدت تک نجات حاصل نہ ہو سکے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دوران میں ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اس پر کوئی بیرونی طاقت حملہ کر دے"۔

یہ سارے الفاظ مسٹر گاندھی کے ہیں اور میں ان سب سے کامل اتفاق رکھتا ہوں۔

"وحشیانہ طاقت بڑھتی جا رہی ہے ہٹلر اور ہٹلریت کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔ سب لوگوں کی لازماً یہی خواہش ہونی چاہیئے کہ ہٹلر کو شکست ہو ہم سب کو جنگ میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا کرنی چاہیئے" یہ مسٹر راجگوپال اچاریہ کے خیالات ہیں۔

ہٹلر کی جنگ عدم تشدد کے خلاف

ہٹلر کی جنگ چھوٹی اور بے یار و مددگار قوموں کے خلاف ہے۔ یہ نسلی غرور اور تعصب کی جنگ ہے جو انسانیت کے خلاف لڑی جا رہی ہے۔ یہ ایک بے رحمانہ تباہی کی جنگ ہے۔ جو مہذب قوموں اور بین الاقوامی تعلقات کے خلاف جاری ہے۔ یہ ایسے تشدد کی مظہر ہے جو کمال کو پہنچا دیا گیا ہے اور جس کا مقصد امن کو تباہ کرنا ہے سب سے بڑھ کر یہ عدم تشدد کے خلاف جنگ ہے جسے ہم اس قدر مقدس سمجھتے ہیں۔ یہ اخلاقی قانون کی تقدیس کی بیخ کنی کی ایک خلاف مذہب کوشش ہے" یہ مسٹر منشی کے خیالات ہیں اور ان سے بھی مجھے کامل اتفاق ہے۔

"صحیح الخیال ہندوستانی اتحادیوں کی فتح چاہتے ہیں"

"ایک صحیح الخیال ہندوستانی بھی ایسا نہیں ہے جو ہٹلریت اور اسٹالنیت کے خلاف اتحادیوں کی فتح نہ چاہتا ہو" "میں جانتا ہوں کہ برطانیہ اپنے تمام نقائص کے باوجود ایک مہذب قوم ہے اور اس جنگ میں بلا شبہ مہاتما گاندھی کانگریسی میں خود (یعنی مسٹر ستیہ مورتی) اور ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ انگلستان کو فتح حاصل ہو اور جنگ میں انگلستان ہی کو فتح حاصل ہوگی اور جنگ کے خاتمہ پر بین الاقوامی حلقہ میں قانون کی حکومت قائم ہو جائے گی" ہٹلریت کو شکست دینا ضروری ہے۔ اگر برطانیہ کو جنگ میں فتح نہ ہوئی تو ہندوستان دوسرے ممالک کا غلام ہو جائے گا۔ اس لئے ہندوستانی لوگ اس جنگ میں برطانیہ کی فتح چاہتے ہیں"۔ یہ مسٹر ستیہ مورتی کے خیالات ہیں۔

"کانگریس چاہتی ہے کہ انگلستان کو فتح حاصل ہو اور ہم سب اس جنگ میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں" یہ مسٹر شنکر راؤ دیو کے خیالات ہیں۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل لکھتے ہیں "تمام ہندوستانی لیڈروں کی ہمدردیاں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ نازیت دنیا کی تباہی کا موجب ہوگی"۔

"جرمنی کی فتح ہندوستان اور دنیا والوں کے لئے مصیبت کا پیغام ہوگی" یہ ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش کے الفاظ ہیں

اب میں ان امور کو لیتا ہوں جن کے متعلق اتفاق رائے میں کمی ہو سکتی ہے یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ہمیں برطانیہ کی مساعی جنگ میں اپنی انتہائی قوت اور وسائل صرف نہیں کرنے چاہئیں

کیا اس کا سبب عدم تشدد کا اصول ہے؟

میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اس مسئلہ پر رائے ظاہر کرنے کا اہل نہیں۔ کیونکہ میں عدم تشدد کی پیچیدگیوں کو پورے طور پر نہیں سمجھتا۔ جہاں تک میرے اپنے معتقدات کا تعلق ہے میں عدم تشدد کا قائل ضرور رہوں لیکن اسی وقت تک جب تک کوئی شخص مجھے معاندت کا نشانہ

الفضل کیلئے کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا کرنا احباب کے فرائض میں سے ہے امید ہے احباب اس فریضہ کو فراموش نہیں کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ بنائے۔ تشدد پسند جارحانہ اقدام کا مرتکب ہونے والے کے مقابلے میں میں اتنی طاقت استعمال کرنے کا حامی ہوں جس سے اس کی معاندت کا خاتمہ ہو جائے البتہ معاندت کے خاتمے کے بعد میں اس سے منصفانہ اور مساویانہ برتاؤ کروں گا۔

اس خطرے کے پیش نظر جو آج دنیا کے بیشتر حصے بلکہ تمام دنیا کے سامنے ہے مجھے یقین ہے کہ مقابلہ نہ کرنے یا دائیں رخسار پر تھپڑ کھانے کے بعد بایاں رخسار پیش کر دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

لیکن مسٹر منشی نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ یہ جنگ عدم تشدد کے خلاف ہے۔ اور اسی مباحثے کے دوران میں۔ اور اس سے پہلے بھی ہمیں یقین دلایا جا چکا ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان کو آزاد کر دے تو جو لوگ اس معاملے میں اختلاف رکھتے ہیں وہ بھی آگے بڑھیں گے۔ اور جنگ جاری رکھنے میں برطانیہ کو پوری مدد دیں گے۔

لہذا یقیناً عدم تشدد کا اصول جنگ میں امداد دینے کی راہ میں حائل نہیں ہے۔

پھر وہ کیا اسباب ہیں جن کی بنا پر تاریکی اور دہشت کی عریاں قوتوں کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں امداد دینے سے ہاتھ روکا جاتا ہے؟ (باقی)

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کے مخصوص مجربات

تریاق اٹھرا
سوا روپیہ تولہ

عنبرین
اپنے جسم کو مضبوط بنائیے
ایک روپیہ تولہ

رفیق نسوان
پچاس قرص ۲/ روپیہ

اکسیر سیلان
تین روپیہ

اکسیر معدہ
پچاس قرص ایک روپیہ

صندلین
کمی خون کا بہترین علاج
پچاس قرص ایک روپیہ

قرص خاص
جریان کا بہترین علاج
دو روپیہ

مرہم نور
ایک روپیہ فی ڈبیہ

معجون ملین
تین آنہ تولہ

اکسیر معدہ
پچاس قرص ایک روپیہ

سرمہ مبارک
اڑھائی روپیہ تولہ

ضرورت رشتہ میرے ایک مخلص دوست جو جالندھر چھاؤنی میں پچاس روپیہ ماہوار پر سرکاری ملازم ہیں۔ ان کی عمر ۳۷ سال کی ہے۔ قوم راجپوت سے ہیں گاؤں میں بھی جائیداد ہے۔ اور قادیان دارالامان میں ڈیڑھ ہزار روپیہ کی مالیت کی زمین ریلوے روڈ پر خریدی ہوئی ہے۔ عرصہ ایک سال سے ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ حکیم ہیں امرت بوٹی دوا جو نہایت مفید ہے۔ انہی کی ایجاد کردہ ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ مڈل تک یا مڈل پاس یا نارمل پاس۔ یا ایس۔ وی پاس ہو۔ دیندار امور خانہ داری سے واقف ہو ذات کی کوئی قید نہیں ہے۔ مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان تیسرے درجہ کے ارزاں یک طرفہ ٹکٹ ان کے سامنے لکھی ہوئی شرح پر بطور امتحان جاری کئے گئے ہیں۔

	روپیہ	آنے	
قادیان - لاہور	۱	۱۳	۰
قادیان - امرتسر	۰	۷	۰

تاریخ متذکرہ بالا یعنی ۱۶ دسمبر سے قادیان اور لاہور کے درمیان تیسرے درجہ کے ارزاں رعائتی واپسی ٹکٹ کی رعایت منسوخ کر دی گئی ہے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

ایام جلسہ سالانہ میں طبی مشورہ کرنے والوں کے لئے

ضروری اعلان

بعض دوست جلسہ سالانہ کے ایام میں اپنے مخصوص اور پرانے امراض کے متعلق تفصیلی حالات بتا کر (جن کا بیان کرنا اکثر حالات میں واقعی ضروری ہوتا ہے) تشخیص و علاج کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے ضرورت مند احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وقت کی قلت اور کام کی زیادتی کے باعث ان ایام میں پوری توجہ نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اس وقت ان کے مناسب حال دوا کا تیار کرانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے بہت بہتر ہوگا۔ کہ ایسے دوست قبل ازیں اپنے حالات سے آگاہ فرمائیں تا صحیح طور پر ان کی خدمت ہو سکے اگر کسی خاص دوا کی ضرورت ہو تو وہ پہلے ہی تیار کروالی جائے۔ اور اس وقت ذاتی معائنہ کی روشنی میں مناسب ترمیم کے بعد دوا دی جائے۔ ایسے احباب ۲۰ دسمبر تک اپنے خطوط بھیج دیں۔

خاکسار

(حکیم) ایم۔ اے قریشی۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس انچارج طبیب
ویدک یونانی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ آج وزیر ڈیفنس نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جو والدین اپنے بچوں کو واپس لنڈن لانا چاہتے ہیں۔ وہ قوم کے ہاتھ کمزور کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے ٹریپولی میں ۴ ٹن بم گرائے اور بہت نقصان ہوا۔

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار جو صحرا کا سفر کرنے کے بعد آیا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ سیدی برانی میں اطالوی فوجیں بے شمار سامان جنگ۔ ان گنت قیدی۔ اور بہت سا سامان خوراک چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ انہوں نے سامان کو جوں کا توں رہنے دیا۔ اور برباد نہیں کیا۔ کیونکہ ایسا کرنے کا انہیں برطانوی فوجوں نے موقعہ ہی نہ دیا۔

کلکتہ ۱۶ دسمبر۔ آج وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ برطانیہ نے ہندوستان کو کیا اختیارات دینے چاہے تھے۔ جنہیں نہ لیا گیا۔ آپ نے کہا اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی منزل نوآبادیات کا درجہ ہے۔ اور ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ جتنی جلدی ہو سکے ہندوستان یہ درجہ حاصل کرلے۔ اب ہندوستان کی پارٹیوں کا فرض ہے۔ کہ آپس میں سمجھوتہ کرلیں۔ اور دیکھیں کہ وہ کس طرح مل جل کر کام کریں۔

وائسرائے نے یہ بھی بتایا۔ کہ شمالی افریقہ کی لڑائی میں ہندوستانی فوجوں نے بڑے جوہر دکھائے۔

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ انگریزی فوجیں لیبیا کے کئی حصوں میں بڑھ گئی ہیں۔ کل آندھی آئی تھی۔ جس کا زور ابھی تک کم نہیں ہوا۔ مگر انگریزی فوجوں پر اس کا اثر نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ انگریزی ہوائی بیڑے نے کل رات برلین پر حملہ کیا۔ جو بہت دیر تک جاری رہا۔ اس سے برلین کو بہت نقصان پہنچا۔ برطانیہ پر حملہ کرنے والے جہازوں میں سے تین کو تباہ کر دیا گیا۔

دہلی ۱۶ دسمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۴۱ء کو ختم ہونے والی لوکل باڈیز کے انتخابات مزید ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں۔ یہ فیصلہ جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

المنڈن ۱۶ دسمبر۔ امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ کا ایک خاص ایلچی کرنل ولیم جے ڈونوون طیارہ کے ذریعہ یہاں پہنچا ہے۔ اس کے ساتھ تین فوجی ممبر بھی ہیں۔ اس کی آمد کی غرض پردہ راز میں ہے۔ اور لنڈن جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ مشرق بعید کی برطانی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ یہ جنگ ہماری قسمت کا فیصلہ کر دیگی۔ اگر ہم نے اطالوی فوجوں کا سر توڑ دیا تو یقیناً فتح ہماری ہے۔

لاہور ۱۶ دسمبر۔ گاندھی جی نے پنجاب میں از سر نو ستیہ آگرہ کی تحریک جاری کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ مگر اپنی براہ راست نگرانی میں سب سے پہلے دیوان چمن لال ایم۔ ایل۔ اے ستیہ آگرہ کریں گے۔ گاندھی جی نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ بوڑھے اور کمزور لوگ اس میں حصہ نہ لیں۔

دہلی ۱۶ دسمبر۔ حکومت ہند کسی ہائی کورٹ کے جج کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کر رہی ہے۔ جو ہندو لاء میں جہاں تک عورتوں کے حقوق وراثت کا سوال ہے۔ مناسب ترمیم کے سوال پر غور کرے گی۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ پیرس کے نازی افسروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ نازیوں کے خلاف مظاہرہ کرنے والے جن پچاس طلباء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر فوجی ٹریبونل کے سامنے مقدمہ چلے گا۔ نازیوں نے جرمن فرانس کی تمام یونیورسٹیاں بند کر دی تھیں۔ مگر مارشل پیٹاں کی درخواست پر اب پیرس یونیورسٹی کھول دی گئی ہے۔

دہلی ۱۶ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت نے ایک کمپنی کو ہوائی جہاز بنانے کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔ کمپنی بنائی جا رہی ہے۔ جو جہاز یہ کمپنی تیار کرے گی۔ حکومت ہند انہیں خرید لے گی۔ سمندری جہاز بنانے کا کارخانہ کھولنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ اور اس کے لئے وزیگا پٹم کے پاس زمین تجویز کر لی گئی ہے۔ ان جہازوں کے لئے انجن اور ڈھانچہ کے لئے لوہا مہیا ہونے میں جو مشکلات تھیں۔ ان پر حکومت برطانیہ کی مدد سے عبور پا لیا گیا ہے۔ موٹر سازی کے کارخانہ کے اجراء کے سوال پر بھی غور ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق ایک پرائیویٹ سکیم حکومت کے سامنے رکھی گئی تھی۔ مگر اس پر عمل درآمد مشکل ہے۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ رومانیہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں تیل کے بعض چشموں اور کارخانوں کو بہت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ عمارتی لکڑی کے گودام میں بھی آگ لگا دی گئی۔ جس سے بہت نقصان ہوا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آگ کس نے لگائی ہے۔

نیویارک ۱۶ دسمبر۔ غیر ملکی معاملات کی کمیٹی کے چیئرمین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکن گورنمنٹ کو وہ تمام آئینی رکاوٹیں دور کر دینی چاہئیں۔ جو برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کی راہ میں حائل ہیں۔ اگر برطانیہ کو قرضہ کی ضرورت ہو۔ تو جانسن ایکٹ میں مناسب ترمیم کی جانی چاہئے۔ جانسن ایکٹ کا مطلب یہ ہے کہ جن ممالک نے گذشتہ جنگ کا قرضہ ادا نہیں کیا۔ ان کو نیا قرضہ نہ دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر روزویلٹ برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کی تجاویز کانگرس کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے۔

ایتھنز ۱۶ دسمبر۔ ایک یونانی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجیں پٹی لینی پر پہنچ چکی ہیں۔ اور اس پر جلد قبضہ کر لیں گی۔ پچھلے ہفتہ کی لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اطالویوں کی سب چالیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اطالوی قیدیوں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی کے ولی عہد کو شمالی علاقہ کے کسی مقام پر نظر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ فیسسٹوں کے خلاف ہے۔

انقرہ ۱۶ دسمبر۔ ترکی کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ یونان میں برطانی فوجوں۔ اور بحیرہ ایڈریاٹک میں انگریزی بیڑے کی موجودگی نے ایسی پوزیشن پیدا کر دی ہے۔ کہ جرمنی کو کسی نہ کسی قدم پر یونان کی جنگ میں دخل دینا پڑے گا۔

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی فوجیں لیبیا کے اندر گھس گئی ہیں۔ سولم اور باردیا کے پاس شدید جنگ ہو رہی ہے انگریزی فوجوں نے اہل اٹلی کو نئے مورچے بنانے کی مہلت ہی نہیں دی۔ آج یہاں مینہ برس رہا ہے۔ اس سے گو کسی قدر مشکلات پیدا ہو گئی ہیں لیکن برطانی فوجیں اپنے پروگرام کے مطابق حملے کر رہی ہیں۔ ہزاروں اطالوی مارے جا چکے ہیں۔ اور تیس ہزار کے قریب قیدی بنائے گئے ہیں۔

روم ۱۶ دسمبر۔ اٹلی کی جو شکست مشرق بعید میں ہو رہی ہے۔ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل گریزیانی کی افواج انگریزی فوجوں سے بہت بڑھیا ہیں۔ اور ان کا پیچھے ہٹنا ایک خاص پروگرام کے ماتحت ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ انگریزی فوجوں کو ان کے اڈوں سے اس قدر دور لے جایا جائے۔ کہ ان کو کمک نہ پہنچ سکے۔ مگر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کثیر مقدار میں سامان جنگ حوالہ کرنے اور تیس ہزار اطالویوں کو قید کرانے میں کیا مصلحت تھی۔

قاہرہ ۱۶ دسمبر۔ مصری وزیر اعظم نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم نے انگریزوں کی فتح کی خبر کو بڑی خوشی سے سنا۔ یہ دراصل ہماری اپنی فتح ہے مصر نے برطانیہ کے ساتھ جو معاہدہ کر رکھا ہے۔ اس کی ایک ایک شق پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

(تو)

سٹریٹ ڈلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا۔ چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

۴۸۱۷ کو فون کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجالاتی ہے

۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء تک خاص رعایت

قادیان میں سکنی اراضیات برائے فروخت

محلہ دارالفضل میں احمدیہ فروٹ فارم کے متصل نہایت باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ یہ رقبہ ہر لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتا ہے ۹۰ قطعات میں سے اب صرف ۴۰-۴۵ کے قریب باقی ہیں۔ اس لئے خواہشمند احباب جلدی درخواستیں ارسال کریں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء تک ۲ روپے آٹھ آنے فی مرلہ رعایت ہوگی۔ اس کے علاوہ دارالانوار میں بھی ایک نہایت بیش قیمت ٹکڑہ قابل فروخت ہے۔ قیمت کا تصفیہ چوہدری حاکم دین دوکاندار بڑا بازار یا مجھ سے مل کر کیا جاسکتا ہے۔

خاکسار

خان محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی